قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۰۹	مورخہ ۲ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ	یوم شنبہ	مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۵ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

۷ مارچ کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اچھی ہے ۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیریت ہے ۔

۷ مارچ ۔ جامعہ احمدیہ میں بصدارت جناب میر محمد اسحق صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے عربی میں تقریر فرمائی ۔ جناب سید صاحب نے طلبہ کو عربی زبان میں مہارت پیدا کرنے کی تلقین کی ۔ اور بتلایا ۔ کہ عام طور پر تبلیغ کے راستہ میں کیا مشکلات ہوتی ہیں ۔ قریبًا ایک گھنٹہ تقریر جاری رہی ۔ تقریر کے بعد جامعہ احمدیہ نے فیصلہ کیا ۔ کہ ایک مختصر رسالہ عربی میں شائع کیا جائے ۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ ۷ مارچ سلسلہ کے بعض کاموں کے لئے لاہور تشریف لے گئے ۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب نائب ناظر بیت المال کے گلے کا علاج کرانے کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرب الٰہی کے مراتب کس طرح طے ہوتے ہیں؟

فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۰۳ء

"قرب کے مراتب جس طرح جلد ابتلاء کے وقت میں طے ہوتے ہیں ۔ وہ یوں زہد و تعبد یا ریاضت سے تو سالہا سال میں بھی تمام نہیں کئے جاتے ۔ ان لوگوں میں سے جو خدا کے قرب کا نمونہ بنے اور خلق کی ہدایت کا تمغہ اُن کو دیا گیا ۔ یا وہ خدا کے محبوب ہوئے ۔ ایک بھی نہیں ۔ جس پر کبھی نہ کبھی مصائب اور شدائد کے پہاڑ نہ گرے ہوں ۔ ان لوگوں کی مثال مشک کے نافہ کی سی ہوتی ہے ۔ وہ جب تک بند ہے ۔ اس میں ۔ اور ایک پتھر یا مٹی کے ڈھیلے میں کچھ تفاوت نہیں پایا جاتا ۔ مگر جب اُس پر سختی سے جراحی کا عمل کیا جائے اور اس کو چھری یا چاقو سے چیرا جائے ۔ تو معًا اس میں سے ایک خوش کُن خوشبو نکلتی ہے ۔ جس سے مکان کا مکان معطر ہو جاتا ہے ۔ اور قریب آنے والا بھی معطر کیا جاتا ہے سو یہی حال ہے انبیاء اور صادق مومنوں کا ۔ کہ جب تک اُن کو مصائب نہ پہنچیں تب تک ان کے اندرونی قوے چھپے رہتے ہیں ۔ اور ان کی ترقیات کا دروازہ بند ہوتا ہے ۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

ایک احمدی کی عزت افزائی

نیوایرڈے کے موقعہ پر محترم اخویم شیخ ضیاء الدین احمد صاحب بی۔ اے ایچی ٹو ہیز ہائینس منیجینگ ٹرسٹی جنرل فارخراسان کو خان صاحب کا خطاب ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار شیخ رفیع الدین احمد پلیڈر

شکریہ احباب

میرے خلاف لوٹ پور میں جو مقدمہ جھوٹا و جعلی بعرصہ سے چل رہا تھا وہ خدا کے فضل سے خارج ہو گیا ہے۔ اور میں ۲۶ جنوری کو باعزت بری کر دیا گیا ہوں۔ جو احباب دعا سے مدد کرتے رہے۔ ان کا شکریہ۔ خاکسار فقیر علی سٹیشن ماسٹر فورٹ پور

درخواست برائے الفضل

ہمارے ایک مخلص بھائی سید صابر علی شاہ صاحب علی پور سیداں کے رہنے والے ہیں۔ وہاں لوگ اشد مخالف ہیں دو نو پیر جماعت علی وہیں کے رہنے والے ہیں۔ بھائی صابر علی شاہ صاحب غریب آدمی ہیں۔ اگر کوئی صاحب استطاعت بھائی ان کے نام اخبار الفضل مفت جاری کرادیں۔ تو یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہوگا۔ خاکسار محمد صابر علی۔ قلعہ سوبھا سنگھ

پتہ درکار ہے

ڈاکٹر سردار علی صاحب ولد رحمت علی صاحب سکنہ لائل پور اپنے زمانہ طالب علمی میڈیکل سکول امرتسر میں میری ضمانت پر۔ انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے وظیفہ لیتے رہے ہیں جس کی ادائیگی کا نوٹس میرے نام آیا ہے۔ جس صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو مجھے جلد اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ ڈاکٹر قاضی محمد منیر میتھل اسلامیہ کالج امرتسر

ایک دھوکا باز سے اجتناب

ایک شخص جو اپنا نام امداد حسین بتاتا ہے۔ رنگ گندمی۔ ڈاڑھی منڈھی ہوئی سر پر سفید پگڑی معہ کلاہ۔ قمیص پر بادامی رنگ کا سویٹر اور دھوتی پہنے ہوئے ہے اپنے آپ کو احمدی بتا کر دوستوں کو نقصان پہنچاتا پھرتا ہے حالانکہ وہ احمدی نہیں۔ احباب اس سے بچیں۔ میرا سائیکل لے گیا ہے اگر کسی دوست کو ملے۔ تو پولیس کے حوالہ کر دے۔ خاکسار عبدالرحیم سلیمانکی ہیڈ ورکس ضلع فیروزپور

درخواست ہائے دعا

فضل رحیم صاحب قادیان۔ محمد امین صاحب لاہور کی لڑکی۔ ہدایت اللہ صاحب وعطاء اللہ صاحب جگہ۔ رحمت علی صاحب پیر غنی۔ عبدالرزاق صاحب قادیان۔ عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی۔ اقبال احمد صاحب قادیان اور مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ قادیان مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ غلام قادر صاحب شرق جگلور کی لڑکی۔ غلام نبی صاحب گوجرانوالہ کی اہلیہ۔ بابو نصیر الحق صاحب دہلی کے والد اور محمد امین صاحب لاہور خود بیمار ہیں علی محمد صاحب خضر آباد مشکلات میں ہیں۔ عبدالجلیل صاحب لاہور ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

اعلان نکاح

۱۔ جناب مولوی نور محمد صاحب احمدی انسپکٹر پولیس سیدرک کی صاحبزادی حضورہ بیگم کا نکاح مکرم علی خان صاحب ابن احمد علی خان صاحب کیرنگی سے بعوض تین ہزار روپیہ مہر مولوی عبدالرحیم صاحب نے ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۵ء کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار سید محمد زکریا از سیدرک

(۲) یکم جنوری ۱۹۳۵ء میری لڑکی صفیہ بیگم کا نکاح بالعوض ایک ہزار روپیہ مہر عبدالطیف ہمراہ احمد حسن صاحب ولد شیخ محمد حسن صاحب پٹواری احمدیہ مسجد لاہور میں بابو غلام محمد صاحب نے پڑھا۔ خاکسار محبوب عالم احمدی۔ لاہور

(۳) بابو شمس الدین خانصاحب پولیٹیکل کلرک لنڈی کوتل کا نکاح مسماۃ امۃ الحمید بنت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ساکن ٹوپی ضلع پشاور کے ساتھ بعوض مبلغ ۷۰۰ روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۱۹ جنوری بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار ارجمند خان از قادیان (۴) شیخ محمد عبدالرشید صاحب تاجر بٹالہ کی صاحبزادی امۃ العزیز بیگم کا نکاح محمود الٰہی خان صاحب ہمارن پور سے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار روپیہ مہر پر ۳۰ جنوری کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔ خاکسار شفیع گلزار محمد بٹالہ۔ (۵) برادرم خلیل الرحمٰن صاحب خلف مولوی سید اختر الدین صاحب سونگھڑہ دی کا نکاح لطیف النساء بنت جناب چوہدری جعفر خان صاحب مرحوم احمدی سے بعوض مہر مبلغ ۷۰۰ روپیہ جناب مولوی عبدالستار صاحب کشگی ایم۔ اے نے ۴۔ فروری کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار سید محمد زکریا از سیدرک (۶) ۹۔ فروری کو منشی عبدالغفور صاحب انسپکٹر نکاح تحصیل سانبھر کا نکاح شیر بہادر (راجپوتانہ) میں بدر النساء بیگم بنت منشی نور محمد صاحب کے ساتھ بعوض مہر معجل مبلغ ۵۰۰ روپیہ ڈاکٹر قاضی محمد لطیف صاحب نے معززاحمدی اور غیر احمدی شرفاء کی حاضری میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار ڈاکٹر محمد منیر امرتسری (۷) ۱۰۔ جنوری مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی کے بیٹے محمد حسین صاحب کا نکاح

انگریزی اخبار سن رائز کے اجراء کے متعلق اعلان

انگریزی اخبار "سن رائز" جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اور کئی سال تک مسلمانوں کی مذہبی، تمدنی، سیاسی اور دیگر امور میں رہنمائی کرتا رہا ہے۔ بہت جلد لاہور ۵۲ ٹمپل روڈ سے دوبارہ جاری ہونے والا ہے۔ جماعت کے انگریزی خواں احباب اس کی خریداری کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔ اور احباب اس کی خریداری کے متعلق مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی تحریک کریں۔ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر اپنی تقریر میں ضمناً ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جماعت علاوہ خریداری کے سن رائز کی کم سے کم پانچسو کاپی مفت تقسیم کرائے۔ پس احباب کو یہ تعداد بھی حضور کا ایک مطالبہ سمجھ کر خود آپوری کرنی چاہیئے۔ "سن رائز" کا سالانہ چندہ چار روپیہ عام۔ اور طلباء سے تین روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ بیرون ہند آٹھ شلنگ۔ تمام درخواستیں بنام منیجر سن رائز۔ ۵۲ ٹمپل روڈ۔ لاہور کے پتہ پر آنی چاہئیں

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۷ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء بیعت کرنیوالوں کی فہرست

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے

دستی بیعت

نمبر	نام
۱	محمد ابراہیم صاحب۔ ریاست کپورتھلہ
۲	فتح محمد ولد کرم الدین صاحب ضلع گورداسپور

بذریعہ خطوط بیعت

نمبر	نام
۳	نواب علی صاحب۔ گجرات
۴	محمد صدیق صاحب۔ ضلع گجرات
۵	سید ریاض الحسن صاحب۔ رام پور
۶	محمد عثمان صاحب۔ بشیوگہ
۷	اللہ دتا صاحب۔ ضلع گجرات
۸	غلام رسول صاحب " "
۹	احمد خان صاحب " "
۱۰	رشیدہ بیگم صاحبہ بنت محمد حیات صاحب ضلع لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

172

نمبر ۱۰۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

ترکوں کے متعلق خلاف عقل و دانش افسانہ سازی

جماعت احمدیہ کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی

احراری اخبارات نے جاہل اور ناواقف لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف جھوٹی اور بے سروپا داستانیں تصنیف کرنے میں یہاں تک کمال حاصل کر لیا ہے۔ کہ کذب بیانی اور دروغگوئی کو ہندوستان تک ہی کافی نہ سمجھتے ہوئے غیر ممالک تک وسعت دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ میں فتنہ و شرارت کے بانی پنجاب کے وہ چند نفس پرست اور قوم فروش احراری ہیں جنہیں مسلمانوں کی تخریب میں منہمک رہنے کی وجہ سے عام مسلمان نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ دوسرے ممالک کے مسلمانوں میں بھی فروغ پا رہا ہے۔ حتیٰ کہ ترکی کے حکمران غازی کمال پاشا بھی ان کے پھندے میں پھنس چکے ہیں۔

اس شرارت اور فریب کاری کی بنیاد ایک طول طویل داستان پر رکھی گئی ہے۔ جو اخبار "احسان" "ترک نامہ نگار" کے نام سے شائع کر رہا ہے۔ اور جو بالکل غلط اور سراسر جھوٹے بیانات پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں افغانستان کے متعلق اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے معاصر "انقلاب" اور "سیاست" نے نہایت وضاحت کے ساتھ اسے جھوٹ ثابت کر دیا ہے۔ اور معاصر "انقلاب" نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ "ہمارے ایک معزز مقامی معاصر (احسان) میں ایک ترک نامہ نگار کے قلم سے ایک سلسلہ مضامین شائع ہو رہا ہے۔ جس میں بعض واقعات بالکل غلط رنگ میں پیش کئے گئے ہیں۔ نیز لکھا "ان میں سے ایک چیز بھی درست نہیں"۔ اور معاصر "سیاست" کے نزدیک تو یہ سب کچھ ایک ایسے دماغ کی اختراع ہے۔ "جو دہلی دروازہ کے باہر لاہور کی اس آب و ہوا سے بہرہ یاب ہوتا رہتا ہے۔ جس کو اڈہ کے گھوڑوں کی لید نواز چکی ہو"۔

جس داستان کے دوسرے حصص کی یہ حقیقت ہو۔ اس میں احمدیت کے خلاف جو بیہودہ سرائی کی گئی ہے۔ اسے کوئی سمجھدار انسان ذرہ بھر بھی وقعت نہیں دے سکتا۔ علاوہ ازیں اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اپنی بطالت پر خود ہی شاہد ہے۔

"احسان" نے اپنے ۱۱ فروری کے پرچہ میں "قادیانیت کے خلاف غازی مصطفیٰ کمال پاشا اور رئیس العلماء ترکی کی بصیرت افروز تقریریں" کے عنوان سے غلط بیانیوں کا طومار شائع کیا ہے۔ اس سلسلہ مضامین کا ذکر کرتا ہوا معزز معاصر "سیاست" ۴ مارچ لکھتا ہے۔ "زیادہ اندوہناک ایک اور معاصر کی روش ہے۔ جس میں ایک ترکی مکتوب کے بہانہ سے افغانستان کے خلاف نہایت اندوہناک جھوٹا اور دل آزار پروپانگنڈہ کیا گیا ہے۔ اس معاصر میں ۱۰ جنوری سے ایک مضمون شائع ہو رہا ہے۔ جس کو مکتوب ترکی بتایا جاتا ہے۔ اس مضمون کا اساس ایک ملاقات ہے۔ جو کہا جاتا ہے۔ کہ ایک جاپانی وفد اور ترکی اخبار "جمہوریت" کے ایک نمائندے کے مابین ہوئی۔ اس ملاقات کا سب سے عجیب پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں نمائندہ اخبارات نے نہ صرف جاپانی وفد کے خیالات حاصل نہیں کئے۔ بلکہ اسے انہیں ایک لیکچر دے دیا۔ یہ لیکچر اس قدر طویل ہے۔ کہ شیطان کی آنت کی طوالت اس کے روبرو ہیچ ہے۔ ۱۰ جنوری سے یہ لیکچر اخبار احسان میں شائع ہو رہا ہے۔ آج تک اس کو شائع ہوتے ہوئے قریباً پچاس روز ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ ابھی جاری ہے۔ اگر اس لیکچر کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ جاپانی وفد کا رئیس اور اس کے ہمراہی نرے گاؤدی تھے"۔

یہ ہے وہ عجیب و غریب سلسلہ مضمون جس میں استنبول کے ایک لیکچر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ لیکچرار نے جس کا نام "حافظ نور احمد" بتایا گیا ہے۔ ستر ہزار ترکوں کے مجمع کو مخاطب کر کے کہا "میں تمہارا مذہبی راہنما ہونے کی حیثیت سے درخواست کرتا ہوں"۔ کہ "اس فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے مالی اور جانی جہاد کرنے میں دریغ نہ کریں"۔ نیز کہا "ہمیں چاہیئے کہ مجلس ملی کی وساطت سے حکومت ہند کے پاس اس کی مرزائیت نوازی کے خلاف احتجاجی مکتوب ارسال کریں۔ اور اس سے درخواست کریں۔ کہ اگر حکومت ہند مرزائیوں کا قلع قمع کرنے سے قاصر ہے۔ تو ترک مجاہدوں کو اجازت دے۔ کہ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی امداد کر سکیں"۔

اس کے بعد لکھا ہے۔ غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے اس تقریر کے متعلق پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور یہ کہا کہ "میں مجاہدین کی صف اول میں شامل ہوں گا۔ تمہیں اجازت ہے۔ کہ تم فرقہ ضالہ قادیانیہ کے استیصال کے لئے ہر ممکن اور جائز ذریعہ اختیار کرو"۔ گویا غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے ترکوں کو ایک ملا نور احمد کے حوالے کر کے کہہ دیا ہے۔ کہ وہ انہیں جو بادشاہ ہوت لیکر جماعت احمدیہ کا استیصال کرنے کے لئے ہندوستان پر حملہ کر دے۔ مگر ہر وہ شخص جس میں تھوڑی سی بھی عقل باقی ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا ایسے مدبر اور قابل حکمران کی طرف اس قسم کی بے ہودگی منسوب کرنا اس کی ہتک کرنے کے مترادف ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ غازی موصوف نے اپنی سلطنت میں بسنے والے نام نہاد ملاؤں اور مذہبی راہنمائی کے دعویداروں کی تباہ کن حرکات سے متاثر ہو کر ان کا تمام اثر و رسوخ خاک میں ملا دیا ہے۔ ایسی صورت میں کس طرح ممکن ہے کہ کہ ترکی میں کوئی ایسا "حافظ نور احمد" موجود ہو۔ جو ہزارہا ترکوں کی قیادت کا دم بھر سکتا ہو۔ اور انہیں ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے تیار کر سکتا ہو۔

پھر کیا کسی عقل و سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے۔ کہ ترکی کے حکمران کو اتنا بھی معلوم نہ ہو۔ کہ ہندوستان میں کس کی حکومت ہے۔ اور وہ یہ سمجھے۔ کہ "حافظ نور احمد" ہندوستان پر حملہ کر کے اس لئے کامیاب ہو جائے گا۔ کہ یہاں احمدی بستے ہیں۔ یہ وہم تو کسی پاگل سے پاگل انسان کے دماغ میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ کجا یہ کہ ایک سلطنت کے حکمران کی طرف اسے منسوب کیا جائے۔ اور اس حکمران کی طرف منسوب کیا جائے۔ جو حال ہی میں اپنی ایک تقریر میں جسے ہندوستان اور عربی ممالک کے اکثر اخبارات شائع کر چکے ہیں۔ یہ کہہ چکا ہے۔ کہ:۔

"میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نام نہاد ملاؤں اور نفس پرست صوفیوں اور شورش پسند مشائخ کو سیاست سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور ان کے اقتدار کو توڑ دیا جائے۔ کیونکہ یہ لوگ مذہب سے واقف نہیں ہوتے اور مذہب کی آڑ لے کر لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ اور اسلام کو ذلیل کرتے ہیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جس کی بناء پر دشمنوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ کہ میں نے مذہب کو چھوڑ رکھا ہے۔ حالانکہ میں قوم کو مذہب کی حقیقت سے آشنا کرانا چاہتا ہوں"۔

جب غازی مصطفےٰ کمال پاشا اپنی قوم کو مذہب کی حقیقت سے آشنا کرانے کا طریق ہی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شورش پسند مشائخ اور علماء کے اقتدار کو توڑ دیں۔ اور انہوں نے ایسا کر بھی دیا ہے۔ تو "احسان" کا خود ساختہ "حافظ نور احمد" مملکت ترکی میں سانس لینے کے بھی قابل کہاں ہوسکتا ہے۔ اور احمدیوں کے خلاف مالی اور جانی جہاد کرنے کے لئے اسے ترکوں کو مخاطب کرنے کا موقع ہی کیونکر مل سکتا ہے۔

دراصل یہ تمام کی تمام خرافات کسی ایسے شخص کے دماغ سے نکلی ہوئی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے ہندوستانی معاندین کی ناکامی و نامرادی دیکھ چکا ہے۔ جس پر واضح ہوچکا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ تمام مخالفین کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اور جسے نظر آ رہا ہے۔ کہ دشمنانِ احمدیت کو سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ حاصل نہیں ہو رہا۔ ایسی حالت میں اس نے ترکوں کے متعلق بے سروپا اور خلافِ عقل و دانش افسانہ گھڑ کے عوام کو فریب میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ورنہ ترک نہ اتنے نادان ہوسکتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں پہنچ کر جماعت احمدیہ کے ساتھ نبرد آزما ہونے کا خیال دل میں لاسکیں اور نہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے متعلق یہ وہم و گمان میں آسکتا ہے۔ کہ وہ کسی ملا کے چکمے میں آکر ترکوں کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ پھر نہ جماعت احمدیہ ایسا تر نوالہ ہے کہ جو نگلا جاسکے۔ یہ خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ خدا تعالےٰ یقیناً اسے تمام دشمنوں اور بدخواہوں کے مقابلہ میں کامیاب کریگا۔ اور جس رنگ میں اس کے خلاف حملہ کیا جائے گا اسی رنگ میں اسے مدافعت کے لئے سامان عطا کر دیگا۔ جماعت احمدیہ کی موجودہ ظاہری حالت کو دیکھکر اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی حکومت اور بڑی سے بڑی طاقت اسے مٹا سکتی ہے۔ تو وہ نادان ہے۔ جس طرح گذشتہ زمانوں میں انبیاء کی قلیل اور کمزور جماعتوں کو بڑی سے بڑی جابر اور ظالم حکومتیں اپنا سارا زور صرف کرکے باوجود مٹا نہ سکیں۔ بلکہ خود مٹ گئیں۔ اسی طرح جو حکومت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہونیوالی جماعت کو ظلم و جور طاقت اور قوت سے مٹانے کیلئے کھڑی ہوگی۔ وہ خود مٹ جائیگی اور خدا تعالےٰ اپنی حکمت کاملہ سے اس کے اندر سے ہی ایسے اسباب پیدا کردے گا۔ جو اس کی تباہی کا موجب بن جائیں گے۔ پس جماعت احمدیہ کو نہ تو دنیا کی کوئی حکومت مٹا سکتی ہے۔ اور نہ کوئی احمدی اس قسم کی فسانہ طرازیوں سے جو "احسان" نے پیش کی ہیں۔ ذرہ بھر بھی مرعوب ہوسکتا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی عظمت اور جماعت احمدیہ کی زندگی کا ثبوت

قادیان میں احرار کی فتنہ انگیزی چونکہ احمدیت کو کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا سکی۔ اور احراری شرانگیزوں کے ہاتھ میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں۔ جسے اپنی کامیابی کے ثبوت میں پیش کرکے عوام کی جیبوں کو خالی کرا سکیں۔ پھر انہیں نظر آ رہا ہے۔ کہ جو مسلمان ہنگامہ خیزی کا شکار ہوکر سال ڈیڑھ سال تک ان کے جہنم شکم کے لئے ایندھن مہیا کرتے رہے ہیں۔ وہ اب زیادہ دیر تک دھوکے میں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے صدر احرار اپنے مال غنیمت کے حصہ دار اخبارات میں بالکل بے سروپا ڈینگیں مارنے اور ہوائی قلعے تعمیر کرنے پر اتر آیا ہے۔ چنانچہ زمیندار ۶ مارچ میں اس کی طرف سے جو "مسلمانان ہند سے اپیل" شائع ہوئی ہے۔ اس میں صداقت اور امانت کا خون کرتے ہوئے یہ رئیس الاشرار لکھتا ہے:۔

"مجلس احرار کے تھوڑے سے کام نے مرزائیت کو موت کے دروازہ تک پہونچا دیا ہے۔ . . . . . قادیان کی مجلس احرار نے مرزا محمود کی تمام فرضی عظمت لوگوں کے دلوں سے زائل کردی ہے"

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر اس بڑ میں کچھ بھی صداقت ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی لوگوں کے آگے ناک رگڑتے ہوئے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے۔ کہ "جس شخص کے دل میں مرزائیت کے خلاف کچھ بھی جذبہ موجود ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ ایک ایک پائی جمع کرکے قادیان کی مجلس احرار کو مضبوط کرے"

دراصل لوگوں سے ایک ایک پائی چھین لینے کیلئے ہی اس کذب بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ احمدیت خدا تعالےٰ کے فضل سے زندہ ہے اور روز بروز ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ احراریوں کے شور و شر کی وجہ سے غفلت میں پڑے ہوئے لوگ بیدار ہوکر تحقیق حق کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور پہلے کی نسبت زیادہ سرعت کے ساتھ احمدیت میں داخل ہونے جا رہے ہیں جیسا کہ ان فہرستوں سے ثابت ہے۔ جو روزانہ شائع کی جا رہی ہیں۔

پھر جماعت احمدیہ اپنے آقا اور پیشوا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل میں جس والہانہ اور مخلصانہ رنگ میں لبیک کہہ رہی ہے۔ اور جسطرح جانی و مالی قربانیاں کر رہی ہے۔ اس سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک زندہ جماعت ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کو خدا تعالیٰ نے جو عظمت عطا فرمائی ہے۔ وہ پہلے کی نسبت زیادہ نمایاں ہو رہی ہے۔ ذرا غور تو کرو۔ ایک غریب اور قلیل التعداد جماعت سے حضرت امیر المؤمنین جب یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایک سال کے عرصہ میں دین کیلئے ساڑھے ستائیس ہزار کی رقم جمع کردے۔ اور جماعت صرف ڈیڑھ ماہ کے اندر ۳۳ ہزار روپیہ نقد اور ایک لاکھ سے زائد کے وعدے پیش کردیتی ہے۔ تو یہ حضور کی عظمت کو ظاہر کرنیوالی اور جماعت احمدیہ کی زندگی کا ثبوت پیش کرنیوالی بات ہے یا نہیں یقیناً ہے۔ پھر جب احراری یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے احمدیت کو موت کے دروازہ تک پہنچا دیا ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ کی عظمت کو لوگوں کے دلوں سے زائل کردیا ہے۔ تو کتنا بڑا جھوٹ بولتے اور کسقدر دروغگوئی سے کام لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر لغو اعتراضات

"زمیندار" اور اسی قماش کے بعض دوسرے اخبارات آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر نامعقول اور لایعنی اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ "زمیندار" ۶ مارچ میں بھی اس لغویت کا اعادہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ زبان دانی یا شاعری پر اعتراضات کا میدان اس قدر وسیع ہے۔ کہ اس سے کوئی بڑے سے بڑا شاعر اور بڑے سے بڑا ادیب بھی محفوظ نہیں۔ کیا "زمیندار" یا اسی قسم کے بیہودہ اعتراضات پر وقت ضائع کرنیوالے دوسرے لوگ دنیا کا کوئی ایسا شاعر اس دعویٰ کے ساتھ پیش کرسکتے ہیں۔ کہ اس کے کلام پر کسی نے کبھی کوئی اعتراض نہیں کیا اس وقت اردو کے شاعروں میں ڈاکٹر سر اقبال کا پایہ بہت بلند سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کون نہیں جانتا۔ کہ بلحاظ زبان اور بندش و تراکیب ان کے کلام پر بے شمار اعتراضات کئے جاچکے ہیں۔ حفیظ صاحب جالندھری کی خامیوں پر مستقل کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔ خود مولوی ظفر علی صاحب کی شاعری پر اعتراض کرنے والے بلکہ ان کے اشعار کی وجہ سے ان پر کفر کے فتوے لگانے والے ان کی اہلیہ کو ان پر حرام قرار دینے والے موجود ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر ایسی صورت میں زبان طعن دراز کرنا جبکہ آپ نے نہ تو بحیثیت شاعر اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور نہ اس فن کو اپنے کمالات میں داخل کیا۔ کس قدر حماقت ہے۔ دراصل انسانی طبیعت کے تنوع کے پیش نظر حضور نے شعر و شاعری کو تبلیغ دین کا ذریعہ سمجھکر اس سے کام لیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎ کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق اس ڈھب کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اوباش آوارہ مزاج اور بازاری مذاق رکھنے والے لوگوں کو اگر آپ کی شاعری میں خامیاں نظر آتی ہیں۔ تو یہ ان کی افتاد طبیعت کا نتیجہ اور ان کے فہم کا قصور ہے۔ ان کے مقابلہ میں ہزاروں لاکھوں انسان جنکی طبیعت میں علم رشد سنجیدگی اور متانت ہے۔ ایسے

جماعت احمدیہ اور پیرالل گورنمنٹ

باوجودیکہ سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی نے گورنمنٹ انگریزی کی بے حد تعریف کی ہے۔ اور اپنی جماعت کو اس کے وفادار رہنے کی تعلیم دی ہے۔ باوجود اس کے کہ احمدی تحریر وتقریر سے اور مال وجان سے گورنمنٹ انگریزی کی مشکلات کے وقت امداد بھی کرتے رہے اور کرتے رہتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ مخالفین سلسلہ احمدیوں کے اس تدیہ کی وجہ سے حکومت کے خوشامدی اور جاسوس تک کہتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ماتحت افسروں کی غلط رپورٹوں کی بناء پر نیز احرار کے جھوٹے پروپیگنڈا کی بناء پر بعض حکام یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قادیان میں احمدیوں نے گورنمنٹ انگریزی کے پہلو بہ پہلو پیرالل گورنمنٹ (حکومت متوازی) قائم کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں چند باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جن سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق ایسا خیال کتنا غلط اور کس قدر بے بنیاد ہے۔

اس ملک میں کئی ایسے نظام قائم ہیں۔ جن کی ہیئت بالکل گورنمنٹ کے نظام کے مشابہ ہے۔ مگر باوجود اس کے کوئی سمجھدار ان کو متوازی حکومت نہیں کہہ سکتا۔ مثال کے طور پر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپل کمیٹیاں اور مختلف بڑی بڑی کمپنیاں پیش کی جا سکتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ میونسپل کمیٹیوں اور کمپنیوں نے اپنے کاروبار کے انتظام کے واسطے مرکزی بورڈ بنا رکھے ہیں۔ وہ ملازمین رکھتے ہیں۔ ان کے لئے قواعد بناتے ہیں۔ ان کے مقرر کردہ انسپکٹر ملازمین کا کام چیک کرتے ہیں۔ اپنے ملازموں کو اچھا کام کرنے کے سلسلہ میں وہ ترقیاں دیتے ہیں غلطیوں پر ان سے بازپرس کرتے ہیں۔ تنزل کر دیتے ہیں جرمانے کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کو ملازمت سے برطرف بھی کر دیتے ہیں۔ بعض ایسی کمپنیاں ہیں۔ جن کے ملازمین کو گورنمنٹ کے۔ آئی۔ سی۔ ایس افسران سے بھی زیادہ تنخواہیں ملتی ہیں کیا یہ سب کچھ گورنمنٹ کے محکمہ جات کے مشابہ نہیں ہے۔ مگر باوجود اس مشابہت کے کیا کوئی سمجھدار انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ ان اداروں نے پیرالل گورنمنٹ قائم کی ہوئی ہے۔

پھر ہندوستان میں دیسی ریاستیں ہیں۔ ان کے اندرونی معاملات میں نوابوں اور راجوں کو کمل اختیارات حاصل ہیں ہر ایک با اختیار رئیس نے اپنی حدود ریاست میں مختلف محکمے بنا رکھے ہیں۔ وہ لوگوں کو ملازم رکھتے ہیں۔ ان کو ترقیاں دیتے ہیں۔ جرمانے کرتے ہیں۔ تنزل اور برخاست کرتے ہیں۔ ٹیکس لگاتے ہیں انہوں نے دیوانی عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ جن میں وہ مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں۔ فوجداری عدالتوں میں معمولی مجرموں کو قید و جرمانے کرتے ہیں۔ اور قاتلوں کو پھانسی جیسی انتہائی سزائیں دیتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ بالکل وہی نظام ہے۔ جو گورنمنٹ نے اپنے علاقہ میں قائم کر رکھا ہے۔ کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ رؤسا نے ہندوستان میں پیرالل گورنمنٹ قائم کر رکھی ہے وجہ یہ کہ ان سب اختیارات کے باوجود جو ان کو اپنی حدود میں حاصل ہیں۔ وہ گورنمنٹ انگریزی کو Paramount Power (حکومت بالادست) تسلیم کرتے ہیں۔ اور مشکلات کے وقت مثلاً بیرونی طاقتوں سے جنگ ہونے کی صورت میں گورنمنٹ کی امداد کرتے ہیں۔

ان مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کو بالادست طاقت سمجھتے ہوئے اپنے گھر کا نظام قائم کرنا پیرالل گورنمنٹ یا متوازی حکومت نہیں کہلا سکتا۔ جماعت احمدیہ کا ایک نظام ہے۔ مختلف کاموں کے واسطے مختلف محکمے قائم ہیں۔ اور ان پر ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ ہے۔ مگر کسی محکمہ کے قیام کا یہ منشاء یا نتیجہ نہیں۔ کہ گورنمنٹ کے نظام اور اس کے وقار کو نقصان پہنچایا جائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام محکمے قانون کی حدود اور منشاء کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ سب سے بڑا اور اہم محکمہ دعوۃ و تبلیغ ہے۔ لیکن یہ وہ کام ہے۔ جس کی ہر ایک مذہب کے لوگوں کو قانوناً آزادی حاصل ہے۔ گورنمنٹ انگریزی میں ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ کہ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے کوشش کرے۔ اس لئے احمدیوں نے تبلیغ اسلام کا جو کام جاری کر رکھا ہے۔ خواہ اسے کتنا ہی وسیع کر دیں۔ اور اس کے نتیجہ میں کل دنیا کو اپنا ہمخیال بنا لیں۔ وہ اپنے دائرہ حقوق کے اندر ہے۔ نہ گورنمنٹ کو اور نہ کسی اور شخص کو ان پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔

پھر جماعت احمدیہ کا وہ محکمہ ہے۔ جسے محکمہ قضا کہتے ہیں اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جو تنازعات احمدیوں کے آپس میں ہوں۔ ان کا تصفیہ وہ آپس میں ہی کر لیا کریں۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ آج کل سرکاری عدالت میں مقدمہ لڑنا ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ کورٹ فیس وکیلوں کی فیس کے ناقابل برداشت اخراجات ہیں۔ یہ بات بھی گورنمنٹ خود محسوس کر رہی ہے۔ اور لوگوں کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے مختلف طریق اختیار کرتی ہے۔ مثال کے طور پر وہ ایکٹ پیش کیا جاتا ہے۔ جو گورنمنٹ نے دیہاتی پنچایت ایکٹ کے نام سے جاری کر رکھا ہے۔ اور جن کی رو سے دیہات میں پنچائتیں بنی ہوئی ہیں۔ ایکٹ مذکور کے رو سے ایسی پنچائتوں کو خفیف دیوانی و فوجداری مقدمات فیصلہ کرنے کا اختیار ہے۔ تاکہ لوگوں کو معمولی معمولی تنازعات کے واسطے کچہریوں میں جانے اور خرچ کی زحمت برداشت کرنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

اس کے علاوہ گورنمنٹ نے ہدایت جاری کر رکھی ہے جس کی رو سے مجسٹریٹ ہر ماہ میں چند دن باہر علاقہ میں رہ کر مقدمات کی سماعت کرتے ہیں۔ تا لوگوں کو کچہریوں میں آنے کی دقت نہ ہو۔ اور ان کا وقت اور روپیہ بچ سکے۔ وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران سے ملنے سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کا منشاء ہے۔ کہ لوگوں کو مقدمات کا تصفیہ کرانے میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی جائے۔ چنانچہ گذشتہ دسمبر میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر جان ڈگلس ینگ صاحب جب انبالہ تشریف لائے۔ اور وکلاء کو بار روم میں شرف ملاقات بخشا۔ تو آپ نے عدالتوں کے طرز عمل اور اخراجات مقدمہ کی بابت مفید مشورے اور ہدایات دیں۔ آپ نے قریباً ایک گھنٹہ نہایت دلچسپ تقریر کی۔ جس کا لب لباب یہ تھا کہ مقدمات کرنا موجودہ حالات میں پبلک کے واسطے ایک بڑی مصیبت ہے۔ رسوم عدالت وکیلوں کی فیسیں اور دیگر اخراجات ناقابل برداشت ہیں۔ اس کے علاوہ عدالت ابتدائی سے لے کر عدالت اپیل وہائی کورٹ تک ایک مقدمہ کے فیصلہ ہونے میں اتنا وقت لگتا ہے۔ کہ بڑے سے بڑے صابر کا بھی صبر ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ پبلک کو بے حد پریشانی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ان دقتوں کو دور کرنے کے واسطے گورنمنٹ سے پرزور سفارش کرینگے۔

سرکاری عدالتوں کے ایسے حالات دیکھ کر اور ایسے مالی تنگی کے زمانہ میں اگر احمدیوں نے عدالتوں کے بھاری اخراجات سے نیز عدالتوں میں سالہا سال تک دھکے کھانے سے اپنا وقت اور اپنا روپیہ ضائع کرنے سے بچنے کا طریق اختیار کر لیا ہے۔ تو اس میں گورنمنٹ کو کیا شکایت ہو سکتی ہے۔ دراصل احمدی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ایسے جھگڑوں سے بچنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ جن کا تعلق سرکاری عدالتوں سے ہوتا ہے۔ میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ جو لوگ عدالتوں میں مقدمات لڑتے ہیں۔ وہ عام طور پر راستبازی سے کام نہیں لیتے۔ مدعیان بھی اپنے مقدمہ کو ثابت کرنے کے

سے راستبازی اختیار نہیں کرتے۔ لیکن مدعا علیہم تو سو میں سے ۹۹ مقدمات میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ جس سے عدالتوں کا کام بڑھ جاتا ہے۔ اس کے برعکس احمدی بالعموم اپنے معاملات میں راستبازی سے کام لیتے ہیں۔ مدعی اپنی رقم کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اور مدعا علیہ راستبازی سے اس کا اقرار کر لیتا ہے۔ یہی معمولی فوجداری مقدمات کا حال ہے۔ دو احمدی آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ ان میں سے ایک کا بازو ٹوٹ جاتا ہے گر وہ اپنے بھائی کو قید کرانا نہیں چاہتا۔ اس لئے پولیس سے کہہ دیتا ہے۔ کہ مجھے کوئی شکایت نہیں۔ اور اپنا بیان دینے سے انکار کر دیتا ہے۔ کیا کوئی ایسا قانون ہے۔ کہ جب ایسی حالت میں مستغیث سرکاری امداد نہ لینا چاہے۔ تو پولیس اس کو امداد لینے پر مجبور کر سکے۔ بفرض اگر اپنے تنازعات کا فیصلہ آپس میں کرنا پیرالل گورنمنٹ کہلا سکتا ہے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایسی پیرالل گورنمنٹ ہر ایک گھر میں قائم ہے۔ ہر ایک آدمی اپنے گھر کا انتظام جس طریق سے چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا کسی نے آج تک گورنمنٹ سے پوچھا ہے۔ کہ میں اپنے گھر میں چارپائی کس رخ بچھاؤں۔ اپنی میز کس کمرہ میں رکھوں۔ اپنی کرسی کا مونہہ کس طرف کروں۔ بچوں کے واسطے کپڑے کس رنگ کے خریدوں کھانا کس وقت کھاؤں۔ اگر ان معاملات میں گورنمنٹ کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ تو احمدیوں کو بھی آپس کے تنازعات کا فیصلہ کرانے کے واسطے گورنمنٹ کی امداد کی ضرورت نہیں پنچائتی طریق سے اپنے معاملات کا تصفیہ کرانا پیرالل گورنمنٹ نہیں ہے۔ نہ ہی گورنمنٹ کے نظام کا انکار ہے۔ پیرالل گورنمنٹ تو یہ ہوتی ہے۔ کہ گورنمنٹ کے وجود کا انکار کیا جائے۔ اور اپنی حکومت قائم کی جائے۔ مالگزاری اور ٹیکسوں سے گورنمنٹ کو جواب دیدیا جائے۔ مالگزاری کی آمدنی سے اپنے ملازمین کو تنخواہیں دی جائیں۔ اپنی فوج گورنمنٹ کے خلاف بنائی جائے اور ایسی عدالتیں قائم کی جائیں۔ جن میں اپنے لوگوں کے علاوہ دوسروں کو بھی آنے کے واسطے مجبور کیا جائے۔ ایک شخص کا اپنی جماعت کی خاطر اپنے اوپر کسی پابندی کو خوشی سے عائد کرنا اور بات ہے۔ اور کسی کا ڈنڈے سے اپنی حکومت منوانا اور بات ہے احمدیوں نے جو پابندیاں اپنے اوپر عائد کی ہوئی ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے عائد کی ہوئی ہیں۔ ورنہ قادیان والوں کے پاس کوئی ایسی طاقت نہیں۔ جس سے وہ اپنا حکم لوگوں سے منوا سکیں۔ حکم میں ہمیشہ ایک جبر کا پہلو ہوتا ہے۔ مگر احمدیوں کے طریق کار میں یہ بات داخل نہیں۔ جو شخص چاہے احمدی رہ کر اپنی جماعت کے قواعد کی بخوشی پابندی کرے۔ اور جو چاہے احمدیت کو چھوڑ کر الگ ہو جائے۔ پس جماعت احمدیہ کے خلاف پیرالل گورنمنٹ قائم کرنے کا پروپیگنڈا بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ جماعت احمدیہ حکومت

ویرووال میں احراری مولوی کی اشتعال انگیزی

احمدیوں کو سخت تنگ کیا جا رہا ہے

ویرووال کے بعض لوگوں نے امرتسر سے کچھ مولوی منگا کر ۷/۸ فروری کو عام جلسہ کیا اور اشتعال انگیز تقریریں کر کے احمدیوں کے خلاف لوگوں کو بہت بھڑکایا۔ غزنوی خاندان کے ایک مولوی صاحب نے نہایت ہی گندی تقریریں کیں۔ اور کہا کہ عنقریب چند یوم میں خلیفہ قادیان قتل کیا جائے گا۔ اور منارہ گرا دیا جائیگا۔ مولوی صاحب نے جوش میں یہاں تک کہہ دیا۔ کہ پولیس اور گورنمنٹ سن لے ہم جلدی خلیفہ قادیان کو قتل کرا دیں گے جو سنتا ہے وہ جا کر کہہ دے۔ نیز لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہتک کر رہے ہیں۔ اور امام حسین رضؓ اور بی بی فاطمہ خاتون جنت کی بہت ہتک کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیحؑ اور حضرت مریمؑ کی بہت ہتک کرتے ہیں۔

اس کے بعد کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتے۔ اور ہر جنگ میں شریک ہوتے تھے۔ مگر مرنے پر اس کا جنازہ پڑھنے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے روک دیا۔ اور کہہ دیا یہ کافر ہے۔ اس کے دل میں رسول کی عزت نہیں تھی۔ سو جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ ان کی نمازیں اور عبادت سب ضائع جاتی ہے یہ جو مرزائی ہیں ان کے دل میں رسول کریم کی کوئی عزت نہیں۔

اس قسم کی باتوں سے لوگوں میں سخت اشتعال پیدا کر دیا گیا ہے۔ اب کسی احمدی کو دور سے دیکھ کر کہنے لگ جاتے ہیں۔ وہ دیکھنا مرزائی آگیا۔ یہ ہلکایا کتا ہے۔ کسی کو کاٹ نہ کھائے۔ میں ایک قریب کے گاؤں میں گیا۔ تو دور سے دیکھ کر لوگ اور لڑکے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اور لگے بکواس کرنے گندی گالیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیتے۔ اور مجھے کہتے چلا جا۔ ورنہ ہم ماریں گے۔ آئندہ ہمارے گاؤں میں مت آیا کرو۔

(نامہ نگار)

تبلیغ احمدیت کے لئے مجاہدین کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنی جماعت سے ایک مطالبہ یہ فرمایا ہے کہ "جو لوگ تین ماہ دے سکیں۔ ... یا جنکی تین ماہ کی رخصت نہیں ہے۔ یا جنہیں ان کا محکمہ تین ماہ کی رخصت نہ دینا چاہے۔ ایسے لوگ جو بھی موسمی چھٹیاں یا حق کے طور پر ملنے والی چھٹیاں ہوں۔ انہیں وقف کر دیں۔ ان کو قریب کے علاقہ میں ہی کام پر لگایا جائے گا۔ ... اس میں کھیتی باڑی کرنے والے لوگوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ دین کی تبلیغ کے لئے کسی مولوی فاضل یا انٹرنس پاس کی ضرورت نہیں"۔

حضور کے اس مطالبہ پر جس جوش اور شوق سے احباب جماعت نے اپنے آپکو پیش کیا ہے۔ وہ قابل قدر ہے لیکن زندہ جماعت کے ہر فرد کو خدمت دین میں حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اس لئے ایسے دوستوں کی خاطر جنہوں نے بوجہ کسی معذوری کے ابھی تک اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے نام معہ تقریباً عرصہ اور مہینوں کی تعیین سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جائیں۔ اور وقت پر انکو ان کے علاقہ اور کام کی نوعیت سے اطلاع دی جائے۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے متعلق

احباب کرام! آپ کو مبارک ہو کہ آپ نے اپنے پیارے امام امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی تحریکات پر انشراح صدر سے لبیک کہا۔ ساڑھے ستائیس ہزار روپے کے مطالبے پر ایک لاکھ کی رقم جمع کر دینے کا وعدہ فرمایا اور تیس ہزار نقد پیش بھی کر دیا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ حضور نے اپنی انہی مالی اخلاقی اور تمدنی تحریکات کے ضمن میں یہ تحریک بھی فرمائی ہے۔ کہ احباب اپنے بچے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھنے کے لئے بھیجیں۔ تاکہ مرکز میں رہ کر سلسلہ کی بھی روح جو طلباء کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس سے وافر حصہ لے سکیں۔ اور اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر جہاں وہ اپنی معاش کا سامان پیدا کریں۔ وہاں سلسلہ کی خدمات بھی سرانجام دے سکیں۔

میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ احباب نے حضور کے اس ارشاد کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ کیونکہ جو قوم ہر رنگ میں قربانی کرنے کا تہیہ کر چکی ہو۔ اس کے متعلق کیونکر یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی طرف متوجہ نہیں ہوئی۔ ہاں میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ ماہ مارچ میں سالانہ امتحان ہو کر اپریل میں ہر جگہ جماعت بندی ہوتی ہے۔ اس لئے احباب اپنے عزیزوں کو ماہ اپریل کے شروع میں ہی تعلیم الاسلام میں پڑھنے کے لئے بھیجدیں۔ اور جہاں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تمام ارشادات پر لبیک کہتے ہوئے ایمانی جوش کا ثبوت دیا ہے۔ حضور کے اس ارشاد پر بھی عمل کر کے ثواب کے مستحق ہوں۔ آجکل نرخ سستے ہونے کی وجہ سے بورڈنگ ہوس کے اخراجات بھی پہلے سے نسبتاً کم ہیں۔ اور سکول کی تعلیمی حالت اس کے نتائج سے ظاہر ہے ہ۔ خاکسار محمد دین ہیڈ ماسٹر

انصار اللہ کو پوری سرگرمی سے کام کرنا چاہیئے

انصار اللہ کی جماعتوں میں کچھ عرصہ سے کسی قدر سستی پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ بعض دوست جو کسی تحریک میں شروع شروع میں دلچسپی لیتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد ان کا جوش دھیما پڑ جاتا ہے۔ انصار اللہ کی بنیاد چونکہ حضرت امیر المومنین نے خود رکھی ہے۔ اس لئے اس تحریک کو کامیاب بنانا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ دوسری تحریکوں کو۔ مومن کا ہر قدم آگے کی طرف اٹھنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے لیکن افسوس ان پر جو اس ترقی میں حصہ لے کر ثواب کے مستحق نہ ہوں۔ میں جماعت کے ذمہ وار عہدیداروں سے امید رکھتا ہوں۔ کہ جہاں وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریکات جدیدہ میں شمولیت کے لئے سرگرم عمل ہوں۔ وہاں انصار اللہ کے کام کو زیادہ جوش سے جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے حلقہ کے انصار اللہ کو ان کے فرائض سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے رہیں۔ اور ماہواری رپورٹیں باقاعدہ بھیجا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

عہدہ داران جماعت خاص خیال رکھیں

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ مقامی جماعت کے عہدہ دار جب کسی ذاتی کام کی غرض سے کچھ عرصہ کے لئے کہیں باہر جاتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ باقاعدہ طور پر قائمقام مقرر کر کے نہیں جاتے۔ بلکہ کاغذات اور رجسٹرات متعلقہ بھی مقفل کر کے چلے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعد میں مقامی جماعت کسی اور کو مقرر کر کے بھی کام نہیں لے سکتی۔ اور سلسلہ کے کاروبار میں سخت حرج واقعہ ہوتا ہے۔ خصوصاً مال کے عہدہ داران کی اس قسم کی بے احتیاطی سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اس لئے میں بذریعہ اس اعلان کے مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جب کسی جماعت کے عہدہ دار کو اپنے ہیڈ کوارٹر سے باہر جانا ہو۔ تو اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کو باقاعدہ اطلاع دیکر جایا کریں۔ اور اپنے کام کا چارج یا ضروری رجسٹر و کاغذات جو ان کی جگہ کام کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ اس کے سپرد کر کے جایا کریں۔ تا بعد میں کام کا حرج نہ ہو۔ ناظر بیت المال قادیان

انگریزی الفاظ کی بجائے عربی یا اردو الفاظ استعمال کئے جائیں

از جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ کی نظارتوں کے عہدہ داروں کے ناموں کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو صرف عربی یا اردو الفاظ استعمال کئے جائیں۔ مثلاً ناظر اعلیٰ کو چیف سکرٹری نہ لکھا جائے۔ اسی طرح دیگر ناظروں کے متعلق اس ہدایت کا مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح پریذیڈنٹوں کے لئے صدر المجلس یا رئیس المجلس کے الفاظ استعمال ہونے چاہئیں۔

گورنمنٹ برطانیہ کو آج کل اس بات کا خیال خاص طور پر پیدا ہو رہا ہے۔ کہ ملک کی مختلف جماعتیں (Paralel Government) یعنی سلطنت برطانیہ کے مقابل حکومتیں قائم کر رہی ہیں۔ اس قسم کی بدظنی اور اعتراضات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ عام طور پر انگریزی الفاظ اور گورنمنٹی اصطلاحی محاورات کے استعمال کو ترک کیا جائے۔ علاوہ ازیں ملکی اور ادبی نقطۂ نگاہ سے بھی یہ بات نقصان دہ ہے۔ کہ خواہ مخواہ بلا ضرورت اردو الفاظ کی جگہ انگریزی الفاظ استعمال کئے جائیں۔ چونکہ ہمارے ملک میں انگریزی الفاظ کے استعمال کا عام رواج ہے۔ اس لئے ہماری طرف سے یہ تساہل ہوتا رہا ہے۔ کہ بلا کسی خاص مقصد کے انگریزی الفاظ استعمال ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اب ان کا ترک کر دینا ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک زبانوں میں سے سب سے پیاری اور سب سے معزز زبان وہ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ اور دنیا میں سب سے معزز انسان اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوتے ہیں اور ان کے بعد وہ لوگ جو ان پر ایمان لاتے۔ اور دنیا کے لئے ہدایت کا موجب ہوتے ہیں۔ ان العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین

وصیت حصہ آمد میں اضافہ

راجہ محمد زمان خانصاحب جاگیردار علاقہ کشمیر نے پہلے اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن کرانے کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے ماہ جنوری ۱۹۳۵ء سے ۱/۸ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس ایثار کو قبول فرمائے۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

نامہ نگار "احسان" اور "زمیندار" کی افترا پردازی

غیر احمدی مناظر کی بزرگان اہلسنت کو گالیاں

اخبار "زمیندار" (۲ مارچ) اور اخبار "احسان" (یکم مارچ) میں "قادیانی مناظر کا شرمناک فرار" کے عنوان سے ایک حد درجہ دل آزار اور غیر ذمہ دارانہ مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ۲۲ فروری کی رات کو یکی دروازہ کے باہر ایک بہت بڑا مناظرہ ہوا۔ جس میں ملک عبدالرحمن خادم نے انتہائی بدزبانی اور اشتعال انگیزی کی۔ مضمون نگار نے اس کذب آفرینی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ احمدی وہاں سے لاجواب ہو کر دوران مناظرہ ہی میں بھاگ آئے۔ مضمون نگار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گویا اس سے قبل کئی بار خاکسار باوجود وعدہ کرنے کے وقت مقررہ پر نہ پہنچا

اس تمام باطل آرائی اور حق پوشی کی حقیقت یہ ہے کہ یکی دروازہ میں ایک حکیم عبدالعزیز نامی رہتے ہیں چند ماہ ہوئے ایک احمدی دوست رشید احمد صاحب ابن محبوب عالم صاحب انہیں تبلیغ کرنے کے لئے خاکسار کو ساتھ لے کر ان کے مکان واقعہ یکی دروازہ پر گئے۔ حکیم صاحب سمجھدار اور پڑھے لکھے آدمی معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان مسائل کے متعلق واقفیت نہیں۔ میں کسی اور مولوی صاحب سے آپ کی گفتگو کراؤں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن وہ ایک مولوی صاحب کو لے کر میرے پاس احمدیہ ہوسٹل میں گفتگو کرنے کے لئے آئے۔ مسئلہ ختم نبوت پر قریباً تین گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ آخر میں حکیم صاحب نے کہا کہ یہ مولوی صاحب عالم ثابت نہیں ہوئے۔ میں کسی اور عالم سے آپ کی پرائیویٹ گفتگو کراؤں گا۔ اس بات پر کئی ماہ گذر گئے۔ اور مجھے پھر حکیم صاحب کے ہاں جانے کا موقعہ نہ ملا۔ ۲۲ فروری کو عصر کے وقت مولوی محب الرحمن صاحب کی طرف سے مجھے رقعہ ملا۔ کہ ایک غیر احمدی مولوی صاحب کے ساتھ ایک پرائیویٹ جگہ پر دوستانہ گفتگو کرنی ہے۔ آپ مغرب کی نماز کے وقت مسجد احمدیہ میں آجائیں جانے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ مجلس یکی دروازہ میں ہے جب وعدہ جب ہم وہاں پہنچے۔ تو دیکھا کہ انہی حکیم صاحب کے زیر اہتمام ایک کھلی جگہ میں قریباً دو سو آدمی بیٹھے ہیں گیس کی روشنی ہے۔ اور بالمقابل سٹیج لگے ہوئے ہیں۔ گویا اچھے خاصے باقاعدہ مناظرہ کا اہتمام تھا۔ ہم نے حکیم صاحب سے پوچھا۔ اس کھلی جگہ پر جو آپ نے اتنے آدمیوں کے سامنے "پرائیویٹ گفتگو" کا انتظام کیا ہے۔ اس پرائیویٹ گفتگو میں حفظ امن کا ذمہ وار کون ہوگا۔ اس کے جواب میں حکیم صاحب نے فرمایا۔ کہ میں خود حفظ امن کا ذمہ وار ہوں۔ ختم نبوت کے مضمون پر مناظرہ قرار پایا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے اہرتسر کا محمد عبداللہ "معمار" مناظر اور محمد رفیق جلد ساز پریذیڈنٹ تھے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار خادم مناظر اور مولوی محمود حسین صاحب پریذیڈنٹ۔ محمد عبداللہ معمار نے اپنی پہلی تقریر میں ایک آیت خاتم النبیین والی اور چند احادیث لا نبی بعدی۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر قصر نبوت اور تیس دجالوں والی احادیث پیش کیں۔ اس کے جواب میں خاکسار نے تقریر میں "خاتم النبیین" کے متعلق چیلنج دیا۔ کہ کسی صیغہ جمع کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں "آخری اور بند کرنے والا" کے معنوں میں لفظ "خاتم" بفتحہ تا کا استعمال کسی محاورہ عرب سے ثابت کیا جائے۔ نیز خاتم النبیین کے ترجمہ کے لئے حضرت ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب موضوعات کبیر کا حوالہ پیش کیا۔ کہ اذا المعنی انہ لا یأتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۹) یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو قرآن مجید کو منسوخ کرے۔ اور امت محمدیہ میں سے نہ ہو۔ تیس دجالوں والی حدیث کے جواب میں شارح مسلم کا حوالہ پیش کیا۔ کہ یہ تیس دجال تو ۳۰۰ ہجری سے قبل آچکے ہیں۔ اور یہ تعداد اس سے قبل پوری ہو چکی ہے۔ لا نبی بعدی کے لئے لا یقصر بعدہ والی حدیث بخاری شریف سے پیش کی۔ نیز خاتم المہاجرین والی حدیث پیش کر کے بتایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس کو فرمایا۔ کہ میں خاتم النبیین ہوں اور اے چچا! آپ خاتم المہاجرین ہیں۔ کیا حضرت عباس کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا؟ لو کان بعدی نبی لکان عمر کے متعلق مشکوٰۃ اور ترمذی کے حوالہ سے دکھایا کہ ھذا حدیث غریب (ترمذی کتاب المناقب) یعنی یہ حدیث غریب ہے۔ العاقب الذی لیس بعدہ نبی کے متعلق خاکسار نے عرض کیا کہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے۔ کہ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں ہیں۔ بلکہ کسی شارح کی طرف سے ایزاد ہے۔

غرضیکہ اپنے وقت میں خاکسار نے ان کی پیش کردہ دلائل کا جواب قرآن مجید و احادیث اور اقوال بزرگان سے دیا۔ اس کے جواب میں عبداللہ صاحب معمار نے انتہا کر بازاری لب و لہجہ میں اپنے کمالات کا اظہار کرنا شروع کیا اور سخت بدزبانی کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کی بدزبانی سے خود اہل سنت کے مسلم بزرگ بھی بچ نہ سکے۔ (اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ خود اہل حدیث ہے) چنانچہ اس نے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور شارح مسلم کے متعلق کہا کہ ان دونوں نے جھوٹ بولا ہے۔ اور غلط لکھا ہے تفسیر صافی کے متعلق کہا کہ یہ "بے ایمان شیعوں کی کتاب ہے" غرضیکہ عبداللہ معمار نے جب گالیوں کی بھرمار کی تو پبلک میں جو اہل سنت پر مشتمل تھی اشتعال پیدا ہو گیا۔ اور لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ حکیم صاحب نے جنہوں نے یہ پرائیویٹ مجلس قائم کی تھی اٹھ کر کہا کہ چونکہ پبلک میں اشتعال پیدا ہو گیا ہے اس لئے مناظرہ کو ختم کرتا ہوں۔ اور پھر ہماری سٹیج پر آکر ہمیں کہا کہ چونکہ پبلک میں اشتعال ہے اس لئے مناظرہ بند کر دیا گیا ہے آپ اب تشریف لے جائیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم اس شرط جاتے ہیں کہ عبداللہ معمار ہمارے چلے جانے کے بعد کوئی تقریر نہ کرے۔ حکیم صاحب نے ہمیں یقین دلایا۔ کہ وہ بھی جا رہے ہیں اور کوئی تقریر نہ ہوگی۔ پس ہم وہاں سے چلے آئے۔ خود حکیم صاحب مذکور ہمیں چھوڑنے کے لئے کافی دور تک ہمارے ساتھ آئے۔ مگر اخبار "احسان" اور "زمیندار" نے لکھا ہے۔ کہ ہمارے چلے آنے کے بعد عبداللہ معمار نے رات کے بارہ بجے تک تقریر کی۔

یہ ہے۔ اصل حقیقت جس کو احراری اخبارات کے باطل پرست نامہ نگار نے ہمارا "شرمناک فرار" قرار دیا ہے۔

اس مناظرہ کے بعد ہم نے سنا ہے۔ کہ آج تک یکی دروازہ کے اہل سنت والجماعت محمد عبداللہ معمار کو اس لئے برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ کہ اس وہابی نے ہمارے بزرگوں حضرت ملا علی قاری وغیرہ کو ہمارا نمائندہ ہو کر گالیاں دی ہیں لیکن "احسان" اور "زمیندار" نے اس بدزبان اور بدلگام معمار کو "مولانا" قرار دیا ہے۔

ملک عبدالرحمن خادم۔ بی۔ اے۔ گجراتی

۲۴۳ ابراہیم صاحب ضلع لائل پور
۲۴۴ محمد شفیع صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۴۵ حبیب اللہ صاحب ضلع لاہور
۲۴۶ ابراہیم صاحب ضلع گورداسپور
۲۴۷ غوث محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۴۸ شیر علی صاحب ضلع سرگودھا
۲۴۹ حبیب حسن صاحب چھاؤنی فیروز پور
۲۵۰ عبدالوحید خان امروہہ حال قصور
۲۵۱ غلام محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۲۵۲ عبدالغنی صاحب ضلع ہوشیارپور
۲۵۳ نواب الدین صاحب ضلع ہوشیارپور
۲۵۴ شہباز صاحب ضلع لاہور
۲۵۵ برکت علی صاحب ضلع لاہور
۲۵۶ سید علی صاحب ضلع گجرات
۲۵۷ حسن محمد صاحب ضلع گورداسپور
۲۵۸ محمد طفیل صاحب ضلع گورداسپور
۲۵۹ نتھے خان صاحب ضلع گورداسپور
۲۶۰ محمد حسین صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۶۱ محمد اسحٰق صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۶۲ برکت علی صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۶۳ امان علی شاہ صاحب ضلع گجرات
۲۶۴ نذیر احمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۶۵ بشیر احمد صاحب " "
۲۶۶ مجید احمد صاحب لاہور
۲۶۷ محمد امین صاحب ضلع منٹگمری
۲۶۸ نور احمد صاحب ضلع منٹگمری
۲۶۹ چودھری محمد شفیع صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۷۰ امین خان صاحب ضلع گورداسپور
۲۷۱ یعقوب احمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۷۲ اللہ دتہ صاحب ضلع گجرات
۲۷۳ نور محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۷۴ چودھری سردار احمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۷۵ جلال الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۷۶ علی محمد صاحب " "
۲۷۷ تاج محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۷۸ بخت یار علی صاحب ضلع امرتسر
۲۷۹ نذیر احمد صاحب " "
۲۸۰ محمد ابراہیم صاحب ضلع امرتسر
۲۸۱ اکبر علی صاحب "
۲۸۲ چودھری عطاء اللہ صاحب ضلع سرگودھا
۲۸۳ دتو صاحب ضلع گورداسپور
۲۸۴ محمد شریف صاحب ضلع لاہور
۲۸۵ امام الدین صاحب ضلع امرتسر
۲۸۶ چودھری بشیر احمد صاحب ضلع لائل پور
۲۸۷ اورنگ زیب صاحب ضلع کیمل پور
۲۸۸ وحید خان صاحب شاہجہانپور
۲۸۹ چودھری برکت علی صاحب ضلع ہوشیارپور
۲۹۰ جمال الدین صاحب ریاست جموں
۲۹۱ " "
۲۹۲ حسن محمد صاحب "
۲۹۳ محمد دین صاحب "
۲۹۴ محمد دین صاحب ریاست جموں
۲۹۵ عبدالرحیم صاحب "
۲۹۶ دیوان علی صاحب "
۲۹۷ سید محمد صاحب "
۲۹۸ مرزا محمد اشرف صاحب ضلع گورداسپور
۲۹۹ عبداللطیف صاحب ریاست جموں
۳۰۰ شاہ محمد صاحب "
۳۰۱ لعل دین صاحب ریاست جموں
۳۰۲ منشی محمد رمضان صاحب ضلع منٹگمری
۳۰۳ نور احمد صاحب ریاست جموں
۳۰۴ چودھری سکندر خان صاحب ضلع امرتسر
۳۰۵ قمر الدین صاحب ضلع امرتسر
۳۰۶ محمد شریف صاحب سیالکوٹ
۳۰۷ سید عالم صاحب ضلع سرگودھا
۳۰۸ محمد حسن صاحب ضلع سرگودھا
۳۰۹ محمد حسین صاحب ضلع سرگودھا
۳۱۰ فتح علی صاحب ضلع سرگودھا
۳۱۱ سردار محمد صاحب ضلع گورداسپور
۳۱۲ عبداللطیف صاحب نوشہرہ چھاؤنی
۳۱۳ محمد شفیع صاحب ضلع لائل پور
۳۱۴ وحید الدین صاحب "
۳۱۵ ریاض احمد صاحب لاہور
۳۱۶ غلام محمد صاحب ریاست بہاولپور
۳۱۷ محمد اقبال صاحب ضلع ہوشیارپور
۳۱۸ چودھری عالمگیر صاحب
۳۱۹ محمد مالک صاحب ضلع سیالکوٹ

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

حضرت مسیح موعودؑ کی فتح اور مخالفین کی شکست کا ناقابل انکار ثبوت

چونکہ بعض حقائق مثالوں سے نہایت آسانی کے ساتھ ذہن نشین ہوسکتے ہیں۔ اس لئے ہم ایک عام فہم مثال پیش کرتے ہیں۔ اہل خرد غور فرمائیں۔ اور صحیح نتیجہ اخذ کریں۔

ایک مقام پر ایک بہت بڑا خزانہ موجود ہے۔ جس کی محافظت کے لئے کروڑوں انسان کھڑے ہیں۔ ایک شخص تن تنہا کھڑا ہوتا ہے۔ اور علی الاعلان کہدیتا ہے۔ کہ میں اس خزانہ کو اپنے قبضہ میں کرلوں گا۔ اس کے پاس کوئی ظاہری سامان نہیں۔ اس کا کوئی مددگار نہیں۔ کوئی ہمدرد نہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ جو بھی ہے۔ اس کا دشمن۔ اس کے خون کا پیاسا اور اس کا جان لیوا ہے ایسی حالت میں اگر وہ اکیلا شخص اس خزانہ میں سے کچھ بھی حاصل کرلیتا ہے۔ تو یہ اس کی عظیم الشان فتح اور اسکے کثیر التعداد طاقتور اور ہر قسم کا ساز وسامان رکھنے والے مخالفین کی خطرناک شکست ہوگی۔ یا نہیں۔ یقیناً ہوگی۔

اس مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے غور فرمائیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعویٰ کیا۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اس وقت آپ کے ساتھ انسانوں میں سے کون تھا۔ کوئی بھی نہیں۔ ایسی حالت میں کیا آپ نے تمام دنیا کو پکار کر یہ نہ کہا تھا۔ کہ میں کامیاب ہوں گا۔ اور سعید روحوں کو کھینچ کر اپنے جھنڈے کے نیچے لاؤں گا۔ یقیناً کہا۔ آپ کا یہ اعلان سنکر کیا ساری دنیا آپ کے مقابلہ پر کھڑی ہوگئی۔ ضرور کھڑی ہوگئی۔ پھر کیا آج ہزاروں نہیں لاکھوں انسان انہی لوگوں میں سے نکل کر آپ کی غلامی میں نہیں داخل ہوچکے۔ جو آپ کے شدید ترین دشمن تھے۔ ضرور داخل ہوئے اور کیا ان میں روز بروز اضافہ نہیں ہو رہا۔ یقیناً ہو رہا ہے۔ جیسا کہ اسی صفحہ سے ظاہر ہے۔ پھر اس میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے والا ایک ایک شخص آپ کی فتح اور آپ کے مخالفین کی شکست کا ثبوت ہے۔ جو شخص بھی مخالفین کے کیمپ سے نکل کر احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مخالفین کو ایک اور شکست دیدی۔ اور خزانہ میں سے ایک اور جوہر حاصل کرلیا۔ اور اب تو بفضل خدا ایک دو کی بات ہی نہیں۔ جھولیاں بھر بھر کر لعل وجواہرات حاصل کئے جارہے ہیں جس کے ثبوت میں یہی صفحہ پیش کیا جاتا ہے۔

(باقی)

بعدالت چودھری عبدالمالک صاحب بی۔اے
نائب تحصیلدار صاحب اسسٹنٹ کلکٹر
درجہ دوم ڈبوالی ضلع حصار

بخشی سنگھ ولد روپ سنگھ بنام گنگا بشن ولد لال چند جٹ سکنہ گنگا تحصیل سرسہ۔ شبنوئی تعاپن سکنہ گنگا ضلع حصار مدعی
تحصیل سرسہ ضلع حصار حال بمقام ڈونگہ بونگہ ریاست بہاولپور مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۱۳/- بقایا لگان فصل ہائے خریف ۱۹۲۱ء ربیع خریف ۱۹۲۲ء ربیع خریف ۱۹۲۳ء ربیع ۱۹۲۴ء بابت اراضی مرازی للعہ بیگھہ نمبری خسرہ ۱۳۶ کھاتہ کیوٹ ۲۵/۱۴۴ واقعہ موضع گنگا تحصیل سرسہ

اشتہار بابت حاضری مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں سمن تنقیح طلب مدعا علیہ کے نام کئی مرتبہ جاری ہو چکے ہیں۔ لیکن مدعا علیہ پر تعمیل سمن نہیں ہوئی ہے۔ بذریعہ رجسٹری لفافہ تعمیل کرائی گئی۔ ڈاکخانہ کی رپورٹ ہے کہ مدعا علیہ عدم پتہ ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ۲۵/۳ ۲۵ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرے گا تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی

آج بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۲۵ء کو ہماری عدالت کی مہر اور دستخط سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

احراریوں کا ایک نمائندہ احمدیت میں داخل ہو گیا

176

خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی۔ میرے قلب میں صداقت کی چنگاری آج سے دو برس قبل سلگ چکی تھی۔ میں ان دنوں اچھرہ لاہور میں تھا۔ احمدیت کی تہذیب واخلاق احمدیوں کے اطوار وعادات اور جماعت کی تنظیم نے میرے دل پر ایک نہ مٹنے والا اثر ڈالا۔ آہستہ آہستہ چنگاری سلگتی رہی۔ اور آخر اس آگ نے میرے قلب کے خس وخاشاک کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اور آج میرا دل ودماغ احمدیت کی صداقت کے نور سے تابندہ ودرخشاں ہے۔ اچھرہ سے جب مجھے وزیر آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ تو میرا قیام مولوی محمد دین صاحب خطیب جامع مسجد وزیر آباد متصل اسٹیشن ریلوے کے مکان پر ہوا۔ اس مسجد میں مولوی شاہ محمد صاحب احمدی نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔ ان کے ذریعہ حافظ غلام رسول صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ اور انہوں نے مجھے تبلیغ کی۔ میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے تاریکی کے گڑھے سے نکال کر راہ مستقیم دکھائی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

میں اپنی بدقسمتی سے کچھ عرصہ احراریوں میں شامل رہا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہر قسم کی حرکات کا مرتکب ہوتا رہا۔ میں احراریوں کے نمائندہ کی حیثیت سے قادیان میں مولوی عنایت اللہ کے پاس بھی آکر رہا۔ لیکن احراریوں کی خلاف دیانت شرارتوں سے متنفر ہو گیا۔ اور مجھ پر احراریوں کی حقیقت ظاہر ہو گئی کہ یہ فتنہ پرداز جماعت پہلے کانگرسی تھی۔ لیکن جب گورنمنٹ کے خلاف شورش پھیلانے میں ناکام ہو گئی۔ تو آج یہی باغی جماعت عوام سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا میں ڈالنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑی ہو گئی ہے۔ اور قوم کا روپیہ بٹور کر عیش اڑا رہی ہے۔ میں مسلمانوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجلس احرار کی قادیان میں اسلامی خدمت قوم کا خون چوسنے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ ماہوار کافی روپیہ لے رکھا ہے ہیں۔ اور سراسر جھوٹی باتیں مشہور کر کے اپنی کارگزاری دکھانا چاہتے ہیں۔ بہتر ہو۔ کہ مسلمان ابھی سے ان لیڈروں سے کنارہ کش ہو جائیں۔ ورنہ سوائے اپنے اموال کے ضائع کرنے اور بدنام ہونے کے انہیں کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ مولوی عنایت اللہ اور میں کچھ عرصہ اکٹھے رہے ہیں۔ اور میں اس کے شرمناک اندرونی حالات سے خوب واقف ہوں۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو اس کے متعلق مفصل آئندہ لکھوں گا۔

خاکسار۔ شاہ بخش عرف شاہنواز متوطن ہنڈہ علاقہ تحصیل وضلع ملتان

روزانہ اخبار "الفضل" کی ایجنسیاں

مفصلہ ذیل ایجنسیوں سے روزانہ الفضل مل سکتا ہے۔ ۱۲ صفحے کا ایک آنہ پر۔ ۴ صفحے کا ایک پیسہ پر۔

امرتسر۔ لاہور چھاؤنی۔ لاہور شہر (دہلی دروازہ۔ بھاٹی دروازہ انارکلی مغل پورہ) سیالکوٹ۔ گجرات۔ فیروزپور شہر۔ راولپنڈی گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ بمبئی۔ کوئٹہ۔ لکھنؤ۔ پشاور۔ منٹگمری۔ شیخوپورہ کراچی۔ سکندرآباد دکن۔ سرگودہا۔ جہلم۔ بنگلور چھاؤنی

دوسرے شہروں اور قصبوں میں ایجنسیاں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایجنٹ صاحبان جتنے پرچے مطلوب ہوں ان کا آرڈر دیں۔ کمیشن ۱۲ آنک ½ ۱۲ فیصدی۔ ۱۹ آنک ۲۰ فیصدی اس سے زیادہ ۲۵ فی صدی ۱۲ پرچوں سے کم کی ایجنسی ایک پیسے والے اخبار کے لئے جاری نہیں ہوگی۔

مینجر

اعلان
اخبار کی ایجنسیوں اور خریداروں کے متعلق ضروری

۱۔ تمام ایجنسیاں جو ۲۵ سے زائد اخبار منگواتی ہیں وہ ہر روز اپنا آدمی ریلوے سٹیشن پر بھیج کر اپنے نام کا پولندہ وصول کر لیا کریں۔ اور تعداد خصوصاً ایک پیسے والے پرچے کی بڑھائیں۔ ۱۲ صفحے والا اخبار اگر ۱۲ سے زائد ہو گا اور ۴ صفحے والا ۳۵ سے زائد۔ تو بذریعہ ریلوے پارسل روانہ ہو گا ورنہ بذریعہ ڈاک۔

۲۔ ماہ مارچ کے اندر روزانہ کے زائد دو روپیہ ۱ر چھ ماہ کیلئے بذریعہ منی آرڈر یا دستی بذریعہ محاسب صدر انجمن احمدیہ سب سابقہ خریداران الفضل بھیج دیں۔ باقی قیمت دس روپے حسب معمول سابق وصول کی جائے گی نئے خریداروں کو ۸ر ۷ روپے ششماہی ادا فرمانی چاہئیے۔

مینجر

آریہ سماج مندر نوشہرہ میں ایک احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۲۵/۲ کو انجمن احمدیہ نوشہرہ کے سکرٹری صاحب کا ایک ملفوف جناب قاضی صاحب کی خدمت میں پہنچا۔ کہ یہاں کی مقامی آریہ سماج کا جلسہ ہے۔ اور انہوں نے ۳/۳ کو ایک مذہبی کانفرنس کا اجلاس منعقد کرنا ہے۔ اور اس اجلاس میں تقریر کرنے کے لئے ہمیں بھی دعوت دی گئی ہے۔ اس لئے تاریخ مقررہ پر جناب مولوی دل محمد صاحب کو یہاں تقریر کرنے کے لئے اجازت دی جائے۔

جناب قاضی صاحب نے انہیں اطلاع کرا دی۔ کہ جناب مولوی صاحب تاریخ مقررہ پر پہنچ جائیں گے۔ آپ آریہ سماج والوں کی دعوت منظور کر لیں۔

۳ مارچ مولوی دل محمد صاحب مبلغ چند احباب سمیت نوشہرہ پہنچ گئے۔ جہاں سکرٹری صاحب آریہ سماج نے ½۴ بجے کا وقت مولوی صاحب کی تقریر کے لئے رکھا۔ چونکہ سوائے جماعت احمدیہ کے دوسرے فرقوں نے آریوں کی دعوت کو قبول نہیں کیا تھا۔ اس لئے مولوی صاحب کو ایک گھنٹہ تقریر کے لئے مل گیا۔ مضمون خدا نے دنیا کب سے کس سے اور کس لئے بنائی تھا۔ مولوی صاحب نے تینوں سوالوں کا جواب عمدگی سے دیا۔ ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ اور لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

بعد ازاں آریہ لیکچرار نے ۲۶ منٹ تقریر کی۔ جو نہایت پھسپھسی تھی۔ اکثر لوگ دوران تقریر میں اٹھ کر چلے گئے۔ عورتوں اور بچوں نے شور ڈال دیا۔ کئی دفعہ پنڈت صاحب نے انہیں خاموش کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ اور وقت مقررہ سے پہلے ہی بیٹھ گئے

خاکسار۔ عبدالکریم از پشاور

ضرورت مبلغ

ہمیں ایک ایسے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو طب جانتا ہو۔ ضلع آگرہ یو۔ پی میں کام کرنا ہو گا۔ دس روپے ماہوار الاؤنس دیا جائے گا۔ کچھ وہ طبابت سے کما سکیں گے

ناظر دعوت وتبلیغ۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اسمبلی کے اجلاس میں ۵ مارچ کو غیر سرکاری ممبران کے سوالات کے جواب میں ملٹری سکرٹری نے کہا۔ کہ ہر اس شخص پر جو پیدائشی طور پر خود مختار نہیں۔ یہ بات عیاں ہونی چاہیئے۔ کہ افواج کو پورے طور پر ہندوستانی کبھی بھی نہیں بنایا جاسکتا۔ مسٹر گابا کی طرف سے عبد القیوم کی سزائے موت کے متعلق تحریک التوا کا نوٹس دیا گیا تھا۔ لیکن اس بنا پر کہ اس موضوع پر بحث کرنا مفاد عامہ کے لئے نقصان دہ ہے گورنر جنرل نے اسے پیش کرنے کی اجازت نہ دی

بغاوت یونان کے متعلق تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ایتھنز دارالسلطنت کے گرد باغیوں نے محاصرہ کر لیا ہے۔ وزیر اعظم اور متعدد سرکاری افسر بھی باغیوں کے ساتھ مل گئے ہیں۔ کئی جنگی جہازوں پر باغیوں نے قبضہ کر لیا ہے دوران بیٹھ کر کریٹ کی جانب فرار ہو گئے ہیں۔

بمبئی کونسل میں ۵ مارچ کی اطلاع کے مطابق محاصل اراضی کے متعلق حکومت کی پالیسی پر اظہار ناراضگی کے لئے اس کے خلاف تحریک ملامت پیش کی گئی۔ جس پر کامل چھ گھنٹے بحث ہوتی رہی۔ لیکن آخر کار یہ تحریک گر گئی۔

عبد القیوم کے متعلق جسے نتھو رام کے قتل کے الزام میں پھانسی کی سزا کا حکم دیا جاچکا ہے۔ کراچی سے ۵ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ چونکہ اس کے ورثاء نے لاش کو اپنے وطن میں لے جا کر دفن کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور حکومت کو خطرہ ہے کہ رستہ میں ہر سٹیشن پر مظاہرے ہونگے۔ اس لئے اسے کسی سرحدی جیل میں پھانسی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے سالانہ اجلاس کی صدارت سے چونکہ پنڈت مالویہ نے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس جو ۱۵، ۱۶ مارچ کو ہونے والا تھا۔ ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

پنجاب کونسل کے تریباً بیس ممبروں نے ۵ مارچ کی اطلاع کے مطابق ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ پرائیویٹ سکولوں کو تسلیم کئے جانے کے متعلق قوانین میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ حکومت جلد سے جلد اس کا انتظام کرے۔

خیبر کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت آفریدیوں کے علاقہ میں جو سڑک تعمیر کرنا چاہتی تھی۔ چونکہ قبائلی لوگوں کی ایک پارٹی نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس لئے اس کی تعمیر کا کام فی الحال روک دیا گیا ہے۔

ریزرو بنک کے حصص کی فروخت کے متعلق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ فروخت ۲۲ مارچ کو شروع ہو کر ۲۵ مارچ کو ختم کر دی جائے گی۔

صوبہ سرحد کے ایک مشہور ڈاکو جمنی کو پناہ دینے کے الزام میں مردان سے ۴ مارچ کی اطلاع کے مطابق حکومت نے پانصد آدمیوں کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیا ہے گرفتار شدگان میں بعض نابالغ بچے بھی ہیں۔

کرنیل لارنس جو عرب میں برطانی تسلط کے لئے کام کرنے کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ لندن سے ۳ مارچ کی اطلاع کے مطابق شاہی فضائی فوج سے مستعفی ہو گیا ہے۔

حکومت ترکی نے ایک قانون نافذ کیا ہے۔ جس کے رو سے پولیس کا کوئی افسر یا سپاہی کسی غیر ملکی عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔ اور ایسا کرنے والے کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ نیز دفتری ملازموں کو بھی فوجی معاملات اور حفاظتی تدابیر سے آگاہ رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

محمد صدیق صاحب قصوری کو پانے شاہ کو قتل کرنے کے جرم میں ۶ مارچ کی صبح فیروزپور جیل میں پھانسی دیدی گئی متعلقین لاش کو بذریعہ موٹر قصور لائے۔ اور قریباً ایک لاکھ مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ لاش کے جلوس میں ایک ہندو نوجوان نے ایک مسلم لڑکے پر حملہ کیا۔ جسے پولیس نے گرفتار کر لیا۔ تلاشی لینے پر اس سے ایک کلہاڑی اور ایک خنجر برآمد ہؤا۔

مراد آباد سے ۷ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ صبح ۴ بجے زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے جو تین منٹ تک جاری رہے۔ لوگ بستروں سے نکل کر مکانوں سے باہر آگئے۔ کئی مکانات شق ہو گئے۔ مگر جانی نقصان نہیں ہؤا۔ روہیلکھنڈ کے دیگر شہروں میں بھی یہ زلزلہ محسوس کیا گیا۔

پنجاب کونسل میں ۶ مارچ کو جب ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے لئے مطالبہ زر پیش ہؤا۔ تو مسلمان ممبروں نے اس میں تخفیف کی تحریک کی۔ تا مسلمانوں کی حق تلفی پر بحث کی جاسکے۔ کئی ممبروں نے تقریریں کیں۔ چیف انجنیئر اور وزیر بلدیات نے کہا کہ مسلمان ٹیکنیکل کام نہیں جانتے۔ تاہم ان کا تناسب چالیس فیصدی سے زیادہ ہے۔ اگر مسلمان کام سیکھ لیں تو ہم ان کے تناسب کو پورا کرنے کی کوشش کرینگے اس پر محرک نے تحریک واپس لے لی۔

لاہور میونسپلٹی کی صدارت کے امیدوار مسلمان ممبروں نے بذریعہ قرعہ اندازی فیصلہ کر لیا۔ چونکہ قرعہ ملک محمد الدین صاحب کے نام نکلا۔ اس لئے باقی دست بردار ہو گئے۔

مسلم لیگ کا اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں تعطیلات ایسٹر کے ایام میں بمقام لاہور حبیبیہ ہال میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ استقبالیہ کمیٹی بن چکی ہے۔

میکسیکو سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں عیسائیت کے خلاف ایک زبردست مہم شروع ہو گئی ہے۔ سکولوں میں سوشلزم کی تعلیم لازمی کر دی گئی ہے۔ گرجے حکماً بند کر دئے گئے ہیں۔ پادریوں کے لائسنس منسوخ کر کے انہیں جلاوطن کیا جارہا ہے۔ پبلک کی طرف سے ان احکام کے خلاف مظاہرے کئے جارہے ہیں۔

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کے لڑکے مسٹر دیو راج کی شادی ہائیکورٹ کے جج مسٹر جے لال کی لڑکی سے ۶ مارچ کو لاہور میں ہوئی۔ دلہن ایل ایل بی پاس ہے۔

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ۵ مارچ کو سرکاری دفاتر کی سٹیشنری کے لئے نواب مظفر خان صاحب کی طرف سے ۹ لاکھ روپیہ کا مطالبہ پیش ہؤا۔ ممبران نے اس پر بہت اعتراضات کئے۔ مگر آخر منظور کر لیا گیا۔

ایوان عام میں ۵ مارچ کو مسٹر چرچل نے تحریک التوا پیش کی۔ تا زیندر منڈل کانفرنس بمبئی میں سر اکبر حیدری اور سر راما سوامی آئر کی تقریروں پر بحث کی جائے۔ لیکن وزیر ہند نے جب ان تقریروں کا اصل مفہوم پیش کیا۔ تو مسٹر چرچل کو تحریک واپس لینی پڑی۔

حکومت برطانیہ کے فوجی مصارف میں لندن سے ۴ مارچ کی اطلاع کے مطابق ۳۹۵۰۰۰۰ پونڈ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ وزیر جنگ کا بیان ہے۔ کہ فوجوں کی حالت کو درست کرنے اور ان میں دفاعی امور کی تکمیل کے لئے فوجی مصارف میں اضافہ ضروری ہے۔

جاپان اور برطانیہ کے مابین ریڈیو ٹیلیفون سروس کا افتتاح ۱۲ مارچ کو ۸ بجے صبح ہوگا۔ اس کے بعد یہ سروس پبلک کے لئے جاری ہو جائے گی۔ ایک منٹ کے لئے دو پونڈ چارج ہونگے۔ اور کم سے کم چارج چھ پونڈ ہونگے۔

پنجاب کونسل میں ۵ مارچ کو کنور ٹیکھوتی جین نے دریافت کیا۔ کہ کیا حکومت پنجاب کو حکومت ہند نے گاندھی جی کی دیہات سدھار تحریک کے متعلق سرگرمیوں کو ہوشیاری سے نگاہ میں رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ اور کیا حکومت اس تحریک کو شبہ کی نظر سے دیکھتی ہے۔ ممبر خزانہ نے کہا کہ حکومت ہند کی خط و کتابت [illegible]

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی